3- اردو اور عربی میں عام طور پر طویل القابات کا رواج ہے۔ لیکن حواشی میں اس کو نظر انداز کرنا بہتر ہے تاہم اگر مصنف/ مؤلف کی شہرت کسی خاص لاحقے/ سابقے /کنیت/ لقب کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اس اصل غیر معروف نام کو بین القوسین درج کیا جائے مثلاً: ابن اثیر (عزالدین علی بن محمد)

4- اگر کسی ایسی کتاب سے مدد لی گئی ہے جس میں مختلف محققین/ مضمون نگاروں کے مضامین شامل ہیں اور کسی شخص نے ان مضامین کی ترتیب، تہذیب اور تدوین کی ہے تو اس کا حوالہ دیتے وقت مضمون نگار کا نام، اس کے بعد اس کے مضمون کا عنوان اور پھر مجموعے کا عنوان اور اس کے مدون کا ذکر کرنا چاہیئے۔ مثلاً:

ڈاکٹر انعام الحق کوثر، نصابی کتب کی فنی تدوین، اردو میں فنی، تدوین، تہذیب، وترتیب: ڈاکٹر ایم ایس ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی ومقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۱، ص ۹۸ تا ۱۱۰۔

(اس کا مطلب ہے ایم ایس ناز کی زیر تہذیب مدوّن کتاب اردو میں فنی تدوین میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا مضمون بعنوان نصابی کتب کی فنی تدوین شامل ہے)

5- اگر کسی مجلّے سے مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کے لئے بھی نمبر 4 کے تحت مذکورہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے۔ مجلّہ کا نمبر اشاعت اور ماہ وسال اشاعت کا ذکر ضروری ہے۔ جلد کے لئے ج اور شمارہ کے لئے ش بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً

مفتی نظام الدین شامزئی، فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ، ماھنامہ الحق اکوڑہ خٹک، ج۲۸ ش ۲، نومبر ۱۹۹۲، ص ۳۸ تا ۳۹

(اس کا مطلب ہے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جلد ۲۸، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۹۲ء میں مفتی نظام الدین شامزئی کا مضمون بعنوان: فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ)۔

6- اگر ایک ہی مأخذ سے بار بار استفادہ کیا گیا ہو تو پہلے حوالے میں اس کا مکمل ذکر ضروری ہے تاہم بعد کے حوالے جات میں صرف مصنف/ مؤلف اور کتاب کا نام کافی ہے یہی طریقہ مجلّے میں شائع شدہ مضمون کے سلسلے میں اختیار کیا جانا چاہئے۔ یہ طریقہ س لئے مناسب ہے کہ اس طرح ایک تو قاری کو بار بار پہلے دیئے گئے

حوالے کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑتا اور دوسرے اگر ایک ہی مصنف/ مؤلف کے ایک سے زیادہ مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے تو قارئین کو ان کے درمیان ابہام سے بچایا جاسکتا ہے مثلاً:

مولانا عبدالماجد دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی، ص۱۸۲۔

ایک ہی مأخذ کے مسلسل حوالوں کے اندراج میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔مزید آسانی کے لئے مصنف کا سرنیم بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی ص/ ۲۵

بعض محققین اس قسم کی صورت میں بعد کے حوالہ جات کے لئے کتاب کے عنوان کے ذکر کے بجائے مصدر بالا/ مصدر مذکور کے الفاظ کا اندراج کرتے ہیں لیکن یہ قاری کے لئے مشکلات کا باعث بنتا ہے۔

-7 قرآن پاک کا حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر دینا ضروری ہے۔ دونوں کے درمیان سکتہ (comma) آنا چاہیئے مثلاً:

القرآن الکریم ،البقرۃ، ۱۸

اس میں صفحہ نمبر یا مطبع دینے کی ضرورت نہیں دیگر مقدس کتب کے بارے میں بھی اسی قسم کا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیۓ یعنی صفحہ یا مطبع کا ذکر کرنے کے بجائے محض باب وغیرہ کا اندراج کیا جائے۔

-8 احادیث کے کسی مجموعے سے حوالہ دیتے وقت مؤلف/ مدوّن کا نام، اس کے بعد مجموعے کا نام اور پھر متعلقہ حدیث کا باب، فصل وغیرہ کا اندراج کیا جائے مثلاً:

ائمام مسلم (مسلم بن حجاج) ، الجامع الصحیح ، مکتبہ الغزالی، دمشق ، سال اشاعت نامعلوم، ج ۸، ص ۵۱، کتاب الزکوۃ.

احادیث کے بعض جدید مطبوعہ مجموعوں میں ہر حدیث کے ساتھ نمبر کا اندارج کیا جاتا ہے۔اگر مضمون نگار کے پاس اس قسم کا ایڈیشن موجود ہے تو دیگر معلومات کے ساتھ فقط مصنف کا مکمل نام یا سرنیم پھر کتاب کا نام اس کے بعد باب اور فصل کا عنوان پھر حدیث نمبر

دے دینا بھی کافی ہوگا۔

9- فقہی مسائل میں کتب کا حوالہ دیتے وقت مسئلہ زیر بحث کے ساتھ متعلقہ کتاب، باب اور فصل کا حوالہ قاری کے لئے مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس لئے اس کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہئے مثلاً:

ابن نجیم (الشیخ زین الدین)، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، مکتبة رشیدیه کوئٹه، سال اشاعت نامعلوم، ج ۱، ص ۲۸۸، کتاب الصلوٰة، باب الاذان.

10- تاریخ سے متعلق مأخذ سے بھی حوالہ دیتے وقت مطبع اور سال اشاعت کے علاوہ زیر عنوان کے الفاظ کے تحت مزید وضاحتی معلومات کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہیئے مثلاً:

(ج) ابن جریر طبری (محمد بن جعفربن محمد) تاریخ الامم والملوک، مطبعة حسینیة مصر، سال اشاعت نامعلوم، ج ۵، ص ۱۲۳، زیر عنوان : ذکرسبب مهلک زیادبن سمیة، وقائع سنة ثلاث وخمسین.

11- لغت یا کسی موسوعۃ (Encyclopaedia) کا حوالہ دیتے وقت صفحہ یا ایڈیشن کا ذکر ضروری نہیں موسوعہ کی صورت میں اسکے ٹائیٹل (title) اور مضمون کے عنوان اور مصنف کے بارے میں معلومات دینا ضروری ہیں۔ لغات سے استفادہ کی صورت میں اس کے مصنف/ مدوّن اور لفظ کے مادّہ کا ذکر کافی ہے۔ مثلاً

عبدالقیوم، جرش، اردو دائرۃ معارف اسلامیۃ۔

(یعنی اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں جرش کے عنوان کے تحت عبدالقیوم کا تحریر کردہ مضمون)

مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، مادّہ عَنَقَ.

12- اگر کسی ایم اے/ ایم فل/ پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالہ کا حوالہ دینا ہے تو اس میں مقالہ نگار کا نام، مقالے کا عنوان شعبہ اور یونیورسٹی کا ذکر جس کے تحت اس مقالے

کو مکمل کیا گیا ہے اور مقالے کی تکمیل کے سال کا ذکر ضروری ہے مثلاً:

سید مبارک شاہ ، دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس پر ناقدانہ نظر (ایم فل مقالہ) شعبہ اسلامیات ، پشاور یونیورسٹی ، ۱۹۹۶ ۔

13- مخطوط کا حوالہ دیتے وقت اس کے مصنف/ مؤلف کا نام، مخطوطہ کا ٹائیٹل اور جہاں پر وہ موجود ہے اس لائبریری یا مکتبہ کا نام اور مخلوط کے نمبر کا اندراج کرنا ضروری ہے۔ مثلاً:

البیرونی (ابو الیمن محمد بن عبدا لرحمن) الدر المنتخب فی تاریخ مملکۃ حلب، عما دۃ شؤ ون المکتبات مدینۃ المنورۃ، نمبر ۱۵۹ ۔

14- اگر کسی رائے کو متعدد کتب سے اخذ کیا گیا ہو تو ان کا بھی مکمل حوالہ دینا ہوگا لیکن حوالہ سے پہلے ''دیکھیں'' /''مزید تفصیل'' کے لئیے دیکھیں کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔ مثلاً

دیکھیں/ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں

N.J. Coulson, A History of Islamic law, Edinburgh University Press. کا ص ۱۸۷ ۔

نوٹ: جنوری تا جون شمارہ سیرت طیبہؐ پر مشتمل ہوگا جولائی تا دسمبر۔ عام موضوعات پر مشتمل ہوگا ۔ لہٰذا مضامین سیرت جنوری تک عام مضامین جولائی تک موصول ہو جانے چاہیئے ۔ مضمون کسی دوسرے کے رسالہ اخبار وغیرہ میں شائع ہوا ہو تو آگاہ کردیں۔ ہر شخص اپنا مضمون شائع کرواسکتا ہے البتہ مضمون ۱۰ تا ۲۰ صفحات پر مشتمل ہو۔ مضمون کمپوز شدہ یا کاغذ کے ایک سائڈ صاف ستھرا لکھا ہو۔ متن کا سائز 7 +Font 4 سائز 14 عنوان کا سائز 24 ذیلی عنوان کا سائز 17 ہو مقالہ کا ایک پرنٹ اور فلاپی یا سی ڈی بھی ارسال فرمادیں۔ ''علوم اسلامیہ'' کا مضمون یا اس کا کوئی حصہ شائع کرنا چاہیں تو مجلّہ اور اس کا نمبر و تاریخ کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

اگر آپ ''علوم اسلامیہ'' کے مستقبل مضمون نگار/ مقالہ نگار بن سکتے ہیں تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مضامین اردو، عربی انگریزی اور سندھی زبان میں تحریر کئے جاسکتے ہیں۔ علوم اسلامیہ دنیا بھر کی لائبریریوں تحقیقی مراکز اور عام قارئین کو پیش کی جائیگی۔

اساتذہ کرام اہل علم وتحقیق سے گزارش ہے کہ وہ ''علوم اسلامیہ'' کی کامیابی کے لئے ہمارے ساتھ ہر ممکنہ تعاون فرمادیں جزاک اللہ خیرا فی الدنیا والاخرۃ

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
چیف ایڈیٹر

گوشۂ علمی و تعلیمی خبریں

☆ سندھ پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن جو کالج اساتذہ کرام کی سندھ کی سطح پر منظم ایسوسی ایشن ہے اس کی مسلسل مساعی کے نتیجے میں چار درجاتی فارمولے پر عمل درآمد شروع ہوگیا ہے، امید کی جاتی ہے اس فارمولے کے تحت ۱۸ تا ۲۰ گریڈ کے تمام سجکٹ کی اسامیاں مساویانہ انداز میں مشتہر کی جائیں گی اور پچھلے اشتہار ۲۰۰۳ء کی طرح ۲۰ گریڈ کی اسامیوں میں اسلامیات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

☆ جناب محمد حسن بھٹو صاحب چیئر مین پبلک سروس کمیشن کے دور میں کمیشن کی کارکردگی بہت اچھی ہوگئی ہے، انتہائی مختصر مدت میں اشتہار سے آفر لیٹر تک کے مراحل طے پا رہے ہیں البتہ جوائننگ لیٹر کا اجراء جو سندھ سیکریٹریٹ کی ذمہ داری ہے اس میں چھے تا نو ماہ کا عرصہ صرف ہو رہا ہے اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔

☆ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے سندھ پبلک سروس کمیشن اور جامعہ کراچی سمیت تمام سلیکشن بورڈز میں ہر سجکٹ کے لئے اسپیشلسٹ کا انتخاب کرتے ہوئے سینارٹی کے ساتھ پی ایچ ڈی ہولڈر کو ترجیح دی جائے اس لئے کہ بعض امیدوار پی ایچ ڈی ہوتے ہیں لہٰذا سجکٹ اسپیشلسٹ کم از کم تعلیمی اعتبار سے امیدوار کے مساوی ہو اور کسی امیدوار کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

☆ اور سندھ پبلک سروس کمیشن کے پچھلے فارم کو بحال کیا جائے جس میں امیدوار سے ریسرچ آرٹیکلز و تصانیف بھی طلب کی جاتی تھیں، تاکہ امیدوار کی سنجیدگی اور گہرائی کو پرکھنے میں سلیکشن بورڈ کو آسانی ہو۔

☆ جامعہ کراچی سے ۲۰۰۴ء میں تمام سجکٹ کی آسامیاں مشتہر کی گئیں ہیں اس اشتہار میں اسسٹنٹ پروفیسر کی آسامی کے لئے پی ایچ ڈی ڈگری کے ساتھ دوسالہ پوسٹ گریجویٹ تجربہ بھی طلب کیا گیا ہے یہ ایک نئی شرط ہے جو اس سے قبل کسی اشتہار میں نہیں تھی

اس سے سپریم کورٹ کے فیصلہ کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے، اسی اشتہار میں امیدواروں کے لئے ٹیسٹ کو لازم قرار دیا گیا ہے جو کہ خوش آئند اقدام ہے، لیکن اس شرط کو شک کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے، اس لئے کہ یہ ٹیسٹ بیرونی امیدواروں سے لیا جارہا ہے ضرورت ہے یہ ٹیسٹ یونیورسٹی میں موجود اساتذہ اور بیرونی امیدوار سب سے لیا جائے بالخصوص لیکچرار اور اسسٹنٹ پروفیسر کی آسامیوں کے لئے اور یہ ٹیسٹ پیپر سندھ سے باہر یونیورسٹیز کے اساتذہ سے بنوائے جائیں بالخصوص اسلامک اسٹڈیز فیکلٹی کے ٹیسٹ پیپر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے وائس چانسلر کے توسط سے بنوائیں جائیں تاکہ فیکلٹی کی نیک نامی میں اضافہ ہو اور امیدوار بھی مطمئن ہوں اور اساتذہ کے انتخاب میں کالج اساتذہ کو ترجیح دی جائے۔

☆ اساتذہ کرام امید کرتے ہیں موجودہ وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم صاحب حسب سابق منصفانہ فیصلوں کے ذریعے اپنی اور جامعہ کی نیک نامی میں اضافہ کرتے رہیں گے اور آپ کے دور میں جامعہ ترقی کرے گا۔

☆ کراچی میں کالج اساتذہ کو ۵۰۰۰ پانچ ہزار پی ایچ ڈی الاؤنس نہیں مل رہا ہے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سینٹ، قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور سٹی ناظم کے سامنے یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے۔

☆ سندھ پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن نے ایک ماہنامہ ''ترجمان'' کراچی کا اجراء کیا ہے جس کے ایڈیٹر پروفیسر عبدالمبین خان صاحب ہیں۔

ایسوسی ایشن کے جملہ عہدیداران بالخصوص پروفیسر ریاض احسن صاحب اور پروفیسر منظور حسین چشتی صاحب کی مساعی کے نتیجے میں اساتذہ کرام کے ۱۷ سے ۱۸ اور ۱۸ سے ۱۹ میں پروموشن ہوگئے ہیں، ۱۹ سے ۲۰ میں بھی جلد متوقع ہے۔

☆ سندھ پروفیسرز اینڈ لکچرز ایسوسی ایشن (ایس پی ایل اے) نے مطالبہ کیا ہے کہ کالج اساتذہ کی ترقیوں کے لئے ایک ٹائم اسکیل کا اعلان کیا جائے، ایس پی ایل اے کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس پروفیسرز ریاض احسن کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ترقیوں کے